مولای صل وسلم دائما ابدا ― درسِ حدیث ― علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوار مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین (ادارہ)

سچی توبہ کی برکات ! گناہ بھی نیکیوں سے بدل جاتے ہیں !

مایوسی کفر ہے ! توبہ کی قبولیت کب تک ؟

(درسِ حدیث ۷۹ ۲۶؍رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ/ ۸؍جولائی ۱۹۸۳ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ نے انسان کے واسطے تلافی کے ذرائع خود تجویز فرمادیے ، مثال کے طور پر ایک آدمی ہے جو ساری زندگی غفلت میں رہا اب اسے اپنے دور پر جو گزار دیا غفلت میں، حسرت ہوتی ہے ندامت ہوتی ہے لیکن وقت تو دوبارہ لوٹا کر کوئی بھی نہیں لاسکتا، جو گزر گیا وقت وہ گزر گیا، اب اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے اس کی تلافی کیسے ہو ؟ ؟

تو اللہ تعالیٰ نے اس کا بدل جو بتلایا ہے جس سے اس کی تلافی ہوسکے وہ انسان کا اپنا پچھتانا ہے اور استغفار کرنا ہے کہ میں نے اس طرح وقت ضائع کیا میں نے یہ کیا وہ کیا.....................

تو استغفار اور پچھتانے سے تلافی ہوتی ہے ، قرآنِ پاک میں آتا ہے

﴿ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ﴾[۱]

---

[۱] سُورۃ الزمر : ۵۳

جن لوگوں نے اِسراف کیا ہے اپنے نفس کے ساتھ، زیادتی کی ہے اپنی جانوں کے ساتھ یعنی گناہ کیے ہیں کیونکہ گناہ اپنے ساتھ خود زیادتی ہے ﴿ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ﴾ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں ! یہ بشارت ہے یہ حکم بھی ہے ! لہٰذا کوئی آدمی مایوس نہیں ہوسکتا خدا کی رحمت سے ! ! !

مایوسی کفر ہونے کی وجہ :

خدا کی رحمت سے مایوس ہونا کفر ہے ! اور کیوں ہے کفر ؟ اس واسطے کہ ''رحمت'' اللہ کی صفت ہے بِسْمِ اللّٰهِ میں بھی آپ پڑھتے ہیں ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ ! الحمد شریف میں بھی پڑھتے ہیں ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ تو ''رحمت'' جو ہے وہ خدا کی صفت ہے بخشش کا انکار نہیں کیا جاسکتا وہ بھی کفر ہے کیونکہ وہ '' غَفَّارٌ '' ہے وہ '' تَوَّابٌ '' ہے ! قرآنِ پاک میں بھی آیا ہے ﴿ اِسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴾[1] ﴿ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾[2] تو بہت جگہ ہے ''تَوَّابٌ '' کا لفظ ''غَفَّارٌ'' کا لفظ ﴿ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴾[3] تو اللہ تعالیٰ سے مایوس ہوجانا اس کی رحمت سے مایوس ہونا یہ رحمت کا انکار ہے یہ کفر ہے تو منع فرمادیا گیا ! !

نبی علیہ السلام کی پسند :

﴿ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ﴾

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں ! ! حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ اس آیت کے بدلے میں اگر مجھے پوری دنیا مل جائے مجھے یہ پسند نہیں بلکہ یہ آیت زیادہ پسند ہے ! اور جناب رسول اللہ ﷺ کو تو وہی آیت پسند زیادہ ہوگی جس سے فائدہ مخلوق کو زیادہ ہو تو مخلوق کو مسلمانوں کو فائدہ اس آیت سے زیادہ ہے ! دنیا سے کیا فائدہ ہونا ؟ دنیا تو اپنے اندر اور لگا لیتی ہے آدمی کو اور بیکار کردیتی ہے، آخرت سے غافل ہوجاتا ہے

---

[1] سُورۃ النصر : ۳ [2] سُورۃ البقرۃ : ۳۷ ، ۵۴ [3] سُورۃ نوح : ۱۰

گناہوں کے درجے :

اب اِسراف جو ہے انسان کا اپنی جان کے ساتھ یعنی گناہ کرنا زیادتی کرنا، اس کے درجے ہیں جیسے کہتے ہیں کہ یہ کام گناہ ہے پھر کہتے ہیں یہ کام مکروہِ تحریمی ہے، کہتے ہیں یہ کام حرام ہے ناجائز ہے تو معلوم ہوا کہ گناہ کے درجے ہیں تو اس میں کون سا گناہ ایسا ہے جس کے بارے میں یہ آیت ہے اور کون سا نہیں ہے ؟ تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ فَمَنْ اَشْرَکَ جس نے شرک کیا ہو ؟ ؟ کیونکہ قرآنِ پاک ہی میں آیت ہے ﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ﴾ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرمائیں گے شرک سے کم کم جو چیزیں ہیں وہ جس کے لیے چاہے بخش دے معاف کردے ! ! تو صحابی نے سوال کیا فَمَنْ اَشْرَکَ جس نے شرک کیا ہو اس کا کیا ہوگا ؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے ثُمَّ قَالَ پھر تھوڑی دیر بعد وقفہ سے فرمایا اَلا وَمَنْ اَشْرَکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [1] وہ بھی اس میں داخل ہیں جنہوں نے شرک کیا تین بار ! آپ نے یہ تاکید سے فرمایا کہ وہ بھی اس میں داخل ہیں کہ جنہوں نے شریک کیا ہو ! !

سچی توبہ کرنے والا :

کیونکہ جب وہ شرک سے توبہ کرلیں تو پھر وہ اس بشارت کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہوں کو بخش دے ! حدیث میں آتا ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ [2] جو آدمی گناہ سے توبہ کرلے وہ ایسے ہے جیسے اس نے گناہ ہی نہ کیا ہو ! اللہ تعالیٰ بالکل ہی معاف فرمادیتے ہیں تو پھر ناراضگی کا اثر نہیں رہتا ! اس کا مطلب یہ ہوا کہ حالات ہی بدل جاتے ہیں اس کے وہ آدمی ہی بدل جاتا ہے !

توبہ کی قبولیت کب تک ؟

آقائے نامدار ﷺ نے بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے گناہ بخشتے ہی رہتے ہیں جب تک

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۶۰ [2] ایضًا رقم الحدیث ۲۳۶۳

پردہ نہ پڑے ! دریافت کیا گیا "پردے" سے کیا مراد ہے ؟ فرمایا کہ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ [1] کہ کوئی آدمی اگر شرک کی حالت میں مرگیا تو اب جیسے پردہ پڑ گیا اب دروازہ بند ہوگیا اس کے لیے !

سچی توبہ، پھر ترقی حتی کہ....... :

ورنہ تو یہی ہے کہ جو آدمی توبہ سچے دل سے کرلے تو اُس کے گناہ بھی نیکیاں بن جاتے ہیں ! ﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ ﴾ جو توبہ کرلے ایمان قبول کرلے ﴿وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ نیک کام کرے یعنی وہ جنہیں اللہ نے اچھا بتایا ہو وہ کام کرے تو ان لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ بدل کر نیکیاں بنادیتے ہیں ﴿ اُولٰئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ ﴾ ! تو کہاں تو یہ حالت تھی کہ گناہگار تھا مایوسی میں تھا تو حکم ہوا کہ مایوسی مت اختیار کرو پھر اس کے بعد رحمت کے درجے بڑھنے شروع ہوگئے پھر رحمت ہوتے ہوتے یہ درجہ بھی آیا جو قرآنِ پاک کی دوسری آیت میں ذکر ہورہا ہے کہ جو آدمی دل سے توبہ کرلے اور جمارہے اس کے اوپر تو ان کے جو گناہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بدل کر نیکیاں بنادیتے ہیں ! یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اس کا اختیار ہے اور اس کی فیاضی ہے اس کی رحمتیں ہیں، ہمیں یہ بتایا گیا تلقین کی گئی کہ رجوع کرتے رہو خدا کی طرف توبہ کرتے رہو اللہ سے !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے، ہمارے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخشے، ہم سب کو اسلام پر استقامت عطاء فرمائے، آمین۔اختتامی دعا.................. (مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اگست ۱۹۹۸ء)

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سنے اور پڑھے جاسکتے ہیں

https://www.jamiamadniajadeed.org/bayanat/bayan.php?author=1

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۶۱